احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴
فون: ۱۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۰ | بدھ ۱۶- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ، یکم فتح ۱۳۷۲ ہش ، یکم دسمبر ۱۹۹۳ء

راہ نجات

خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر امکان کو پیش نظر رکھ کر ضروریات پورا کرنے کو کامل مذہب کہتے ہیں

اس مضمون کا تعلق صرف ظاہری کائنات سے نہیں بلکہ کامل روحانی کائنات سے بھی ہے جو دین حق کے طور پر نازل ہوئی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ فرمودہ ۱۸- احسان ۱۳۷۲ ہش (۱۸- جون ۱۹۹۳ء) بمقام ناروے کا مکمل متن۔

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

حُسن میں کامل مذہب

اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ نہ صرف یہ کہ یہ آخری مذہب ہے بلکہ کامل ہے اور کامل ہونے کی وجہ سے آخری ہے ورنہ اپنی ذات میں محض آخری ہونا تو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ایک انسان جو سب سے آخر پر مرے گا وہ انسانوں میں سے آخری ہو گا لیکن فی الحقیقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت اشرار الناس پر آئے گی یعنی ان لوگوں پر جو سب سے زیادہ شریر ہوں گے تو لازماً" آخری مرنے والا شریر ترین انسان ہو گا اور اس کے باوجود وہ آخری کہلائے گا۔ پس قرآن کریم کا یہ حُسن ہے کہ محض آخری ہونے کا دعویدار نہیں ہے بلکہ اس بناء پر آخری ہونے کا دعویدار ہے کہ یہ سب سے زیادہ کامل ہے۔ اگر حُسن میں کوئی آخری ہو، درجہ کمال میں کوئی چیز آخری ہو تو وہ آخر ہونا کوئی معنی رکھتا ہے کہ اس نوع میں، اس قسم میں اس سے بہتر اور کوئی پیدا نہ ہو سکے۔ پس اسلام اگر کامل ہے تو لازماً" اس نے آخری ہونا ہے کیونکہ کامل کے بعد اور کسی چیز کا تصور نہیں ہو سکتا۔ جو چیز درجۂ کمال کو پہنچ جائے اس سے نہ کچھ کم ہو سکتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ ہو سکتا ہے جیسے کوئی پیالہ لبالب بھر جائے اور اس میں ایک قطرہ بھی نہ اضافہ کیا جا سکے نہ اس میں سے نکالا جا سکے۔ کیونکہ جب نکالتے ہیں تو پھر اس کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ لبالب بھرا ہوا ہے۔ پس اسلام ایک ایسا کامل مذہب ہے جو حُسن سے لبالب بھر چکا ہے اور چونکہ اس کے حُسن میں اضافہ نہیں ہو سکتا اس لئے یہ آخری ہے۔ اس دعویٰ کو جب ہم دنیا کے دوسرے مذاہب کے ساتھ پرکھتے ہیں تو ہر اس شعبہ میں جس میں مذہب تعلیم دیتا ہے اسلام کی تعلیم زیادہ خوبصورت، کامل بلکہ اکمل دکھائی دیتی ہے۔ زندگی کا کوئی ایک بھی شعبہ ایسا نہیں جس میں انسان کو دلچسپی ہو یا انسان کے لئے دلچسپی ہونی چاہئے اور اس شعبہ میں قرآن کی تعلیم باقی تمام مذاہب کی تعلیم سے زیادہ حسین تر اور مناسب تر نہ ہو۔

اب لفظ عبادت کا استعمال ہو رہا ہے۔ ہر مذہب کے ساتھ عبادت کا تعلق ہے۔ دنیا میں کوئی مذہب عبادت کے تصور کے بغیر رہ نہیں سکتا لیکن میں نے اس پہلو سے دنیا کے مذاہب کا مقابلہ کر کے دیکھا اور یہ جائزہ لیا کہ عبادت کے مضمون میں کس کس مذہب نے کیا کچھ بیان کیا ہے تو آپ جب اسلام کے ساتھ یہ موازنہ کر کے دیکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ سارے مذاہب جیسے ازمنہ گزشتہ کی چیزیں ہیں جن کا زمانہ حال سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں رہتا جیسے Evolution میں پیچھے رہ جانے والے کوئی جانور ہوں اور ان کا انسان سے مقابلہ کیا جا رہا ہو۔ اسلام کی عبادت کی تعلیم میں اتنی وسعت ہے کہ اس کا کسی دوسرے مذہب کے ہاں تصور ہی نہیں ملتا۔ مثلاً ہندو مذہب کا مطالعہ کر لیجئے۔ بدھ ازم کا مطالعہ کر لیجئے۔ یہودیت کا کر لیجئے۔ عیسائیت کا کر لیجئے۔ ہر جگہ آپ کو عبادت کا مضمون تو ملے گا۔ مگر یہ دکھائی نہیں دے گا کہ مختلف حالات میں عبادت کو کیا رنگ اختیار کرنا چاہئے۔ مجبوری کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں ملے گا۔ بیمار کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں ملے گا۔ مسافر کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں ملے گا۔ ایسے بیمار کی عبادت کا ذکر نہیں ملے گا جو لیٹا ہوا ہو اور اٹھ بھی نہ سکتا ہو۔ ایسے بیمار کی عبادت کا کوئی ذکر نہیں ملے گا جو منہ سے بول نہ سکتا ہو، انگلی تک نہ ہلا سکتا ہو تو اس کو کیا کرنا چاہئے۔

عبادت کی جامع تعلیم

عبادت کے ضمن میں آپ کو پاکیزگی کا تصور تو ملے گا لیکن یہ پتہ نہیں چلے گا کہ اگر پانی میسر نہ ہو تو کیا کرنا ہے۔ پاکیزگی کا ذکر ملے گا تو پاکیزگی کی قسمیں موجود نہیں ہوں گی۔ یہ نہیں پتہ چلے گا کہ پاکیزگی کتنی قسموں کی ہے۔ کس حد تک انسان ادنیٰ حالت میں پاکیزگی اختیار کر کے عبادت کے لائق ہو سکتا ہے پھر درجہ بدرجہ پاکیزگی کتنا ترقی کرتی ہے۔ تیمم سے لے کر یا خشک ڈھیلوں کے استعمال سے لے کر غسل تک پاکیزگی کے جو تمام مختلف مراحل ہیں ان سب کا قرآن کریم میں یا سنت میں یا احادیث میں بیان موجود

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

ہے- پھر مرد کی پاکیزگی اور عورت کی پاکیزگی' مختلف حالتوں کی پاکیزگی- کنواروں کی پاکیزگی اور شادی شدہ لوگوں کی پاکیزگی کے مسائل ہیں- ایک عبادت کے تعلق میں آپ مختلف لوازمات پر نظر ڈال کر دیکھ لیں تمام مذاہب پر نگاہ ڈالیں آپ کو ان کی تعلیم میں اسلام کا کوئی عشر عشیر بھی دکھائی نہیں دے گا- وہ مضمون ہی موجود نہیں ہیں- ایک آدمی بیمار ہو جائے تو کیا کرے- ایک آدمی کو گرجا یا مندر یا کلیسا میسر نہ ہو تو اسے کیا کرنا چاہئے- اسلام کی تعلیم اتنی وسیع ہے اور اتنی عظیم الشان ہے کہ حضر اور سفر کے تمام معاملات کے ہر پہلو پر نظر رکھتی ہے اور یہ بھی بیان کرتی ہے کہ اگر مسجد میسر نہ آئے تو تم کیا کرو-

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی شرف عطا فرمائے ان کا آپ نے بارہا مختلف وقتوں میں ذکر فرمایا- ان میں سے ایک شرف آپ نے یہ بتایا کہ خدا تعالیٰ نے میرے لئے اور میری امت کے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے کوئی ایک بھی انسان نہیں ہے جو اس کائنات میں اب مسجد سے محروم رہ جائے (-) سفر میں عبادت کرنے کا ہی کوئی تصور نہیں کجا یہ کہ ہر زمین تمہارے لئے خدا کے حکم سے مسجد بنا دی گئی ہے- اب یہ مسجد (-) اللہ تعالیٰ نے زمین کے چپے چپے پر بنا رکھی ہے اور جہاں کہیں بھی اجتماعی عبادت کا وقت آئے گا وہیں مسجد میں تصور پیدا ہو گا وہیں (-) سب مل کر اجتماعی عبادت کر سکتے ہیں- پھر اجتماعی عبادت اور انفرادی عبادت کے فرق جس تفصیل سے اسلام نے بیان فرمائے ہیں ان کا کوئی ذکر اذکار کسی اور مذہب میں دکھائی نہیں دیتا اور حیرت انگیز تفصیل سے مختلف امکانات پر بحث فرمائی گئی ہے مثلاً جہاں نماز باجماعت پر زور ہے وہاں یہ سوال کہ اگر باجماعت نماز پڑھنی ہے تو نمازی کہاں سے لاؤ گے- کیونکہ زمین کا چپہ چپہ مسجد بنا دیا گیا اس لئے مسجد تو بن گئی- پھر نمازی کہاں سے اکٹھے کرو گے؟ یہ سوال ہے جو پیدا ہوتا ہے- یہ سوال بھی اٹھایا گیا ہے- آنحضرت ﷺ نے جب نماز باجماعت پر زور دیا تو ایک بدوی نے جو گڈریا تھا' بھیڑیں چراتا تھا اور اس صورت میں اکثر اس کو دنوں جنگل میں وقت کاٹنا پڑتا تھا کہ دور نزدیک کوئی اور انسان دکھائی نہیں دیتا تھا- اس کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ میں بھی باجماعت نماز پڑھوں- اس نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! میں کیا کر سکتا ہوں- میرے لئے کیا حکم ہے؟ بارہا جنگل میں دور بیابان میں مجھے نماز کا وقت آجاتا ہے اور مجھے دور نزدیک کوئی انسان دکھائی نہیں دیتا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں تمہاری بھی باجماعت نماز ہو سکتی ہے- تم اذان دو اور اذان سن کر اگر دور سے جاتا ہوا کوئی مسافر تمہارے پاس آجائے تو سمجھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری نماز باجماعت کرنے کے لئے ایک ساتھی بھیج دیا ہے اور اگر تمہاری اذان کے باوجود کوئی نہ آئے تب بھی تم تکبیر کہہ کر امامت کراؤ اور خدا آسمان سے فرشتے اتارے گا- وہ تمہارے ساتھ شامل ہوں گے اور تمہاری نماز باجماعت ہو جائے گی- اس سے زیادہ کامل تعلیم دنیا میں متصور ہو ہی نہیں سکتی- تصور کو دنیا کے سب امکانی گوشوں میں دوڑا کر دیکھ لیجئے- اپنے تخیل کی پرواز کو امکان کا ہر پہلو دکھا دیجئے اور آپ کا تصور اڑتے ہوئے ہر طرف امکان کی دنیا میں پر مارے اور تلاش کرے کہ کوئی ایسا جگہ ہو جس جگہ اسلام کی نظر نہ پہنچی ہو تو وہ نظر تھکی ہوئی واپس لوٹ آئے گی مگر دیکھے گی کہ اسلام کی نظر ہر مقام پر پہنچی ہوئی ہے- اسی لئے یہ مذہب کامل ہے اور کامل ہونے کی وجہ سے ہر زمانے کے لئے اور تمام انسانوں کے لئے ہے- یہی وہ مضمون ہے جس کو خدا تعالیٰ کی کامل تخلیق کے رنگ میں اس نظام کی مثال کے طور پر قرآن کریم بیان فرماتا ہے جو دنیا میں خدا تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے- فرماتا ہے تُو اپنی نظر کو دوڑا کر دیکھ (-) تم فطور دیکھنے کے لئے اپنی نظر کو دوڑاؤ- زمین و آسمان پر نگاہ ڈالو- کوشش کرو کہ ایک چھوٹا سا نقطہ بھی کوئی ایسا دکھائی دے جہاں کوئی خلا رہ گیا ہو- جہاں تخلیق میں کوئی ادنیٰ سی بھی کمزوری پائی جاتی ہو- فرمایا تم ایسا نہیں کر سکو گے- پھر فرمایا کہ پھر دوبارہ نظر دوڑاؤ- ایک دفعہ پھر کوشش کر لو (-) تیری طرف نظر تھکی ہاری واپس لوٹ آئے گی اور اسے کوئی کمزوری' کوئی خلا دکھائی نہیں دے گا-

اس مضمون کا تعلق صرف ظاہری کائنات سے نہیں ہے بلکہ اس کامل روحانی کائنات سے بھی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بطور اسلام نازل فرمائی گئی- جو قرآن کریم کے ذریعہ (-) پیش فرمائی گئی- اس روحانی کائنات پر بھی بعینہٖ یہی مضمون صادق آتا ہے پس (-) خدا تعالیٰ نے ہر امکانی ضرورت کا چودہ سو سال پہلے سے خیال رکھا تھا (-) ہر امکان کو پہلے سے پوری طرح پیش نظر رکھ کر اسلام نے اس کی ضروریات کو پورا فرما رکھا ہے- اس کو کامل مذہب کہتے ہیں- اسی کا نام آخری مذہب ہے- کوئی آخری قابل تعریف نہیں جب تک وہ کامل نہ ہو- اور انہی معنوں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ آخریت کے درجۂ کمال تک پہنچے کیونکہ آپ حسن و جمال میں درجۂ کمال تک پہنچ گئے تھے- اس لئے کہ حسن میں آپ سے اوپر درجہ متصور نہیں ہو سکتا تھا- اس لئے کہ حُسنِ خلق میں اور حُسنِ سیرت میں اور حُسنِ کردار میں اس سے اوپر کا کوئی مضمون انسانی ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تھا- آپ نے آخری حدوں کو چھوا ہے اس لئے آپ آخری ٹھہرائے گئے اور ان معنوں میں ہی آخری ہونا قابلِ تعریف ہے (-)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم

بعض لفظوں کا غلط استعمال

بعض آدمی طبعاً "نقاد ہوتے ہیں- اپنی ذات میں تو فی الواقع کوئی شخص مکمل نہیں- لیکن تنقید کرنے والے- میری طرح- اپنا یہ حق سمجھتے ہیں کہ وہ ہر بات اور ہر فعل کے حسن و قبح (حسن پر کم- اور قبح پر زیادہ) کا تجزیہ کرنے کے ہر طرح مجاز ہیں- انگریزی الفاظ کا صحیح تلفظ- اور صحیح ہجے مزاجاً" مجھے بہت ہی مرغوب ہیں- بلکہ اس جہت میں میں نے شروع سے ہی اس قدر دلچسپی لی ہے کہ مجھے آج تک یاد ہے کہ بعض الفاظ کا صحیح استعمال- جو بعد میں رائج ہو گئے- میں نے پہلے کس ہستی سے اور کب سنا تھا- انگریزی زبان کا ایک مقولہ ہے Observation is selective- آدمی ہمیشہ اسی چیز کو غور سے دیکھتا ہے جس میں اسے دلچسپی ہو- تمہید غلط ملط ہوتی جا رہی ہے- ربوہ سے تعلق رکھنے والے دوست اس کے باسی یا باسیوں کے ممدوح- جن کو عربی ناموں سے واسطہ پڑتا ہے- جانتے ہیں کہ دارالعلوم- دو الفاظ کا مجموعہ ہے- "دار" اور "علوم" کا- اور دونوں ال سے جڑے ہوئے ہیں- اس درمیانی وسیلہ کا الف زائد نہیں- بلکہ اس کا لازمی جزو ہے- دارالعلوم- اگر اس کو دار لعلوم کر کے لکھا جائے- تو یہ عربی دانوں پر گراں گذرتا ہے- جبکہ ادبیت کی صحت کا تقاضا ہے کہ وہ ادارہ جات یا محلہ جات جن کا نام دار سے شروع ہوتا ہے اس کے درمیانی الف کو اس کے نام کا لازمی جزو سمجھ کر لکھا جائے- مثلاً دارالعلوم' دارالبرکات' دارالنصر وغیرھم- اسی طرح مجھے بعض انگریزی الفاظ پڑھے لکھے دوستوں کی زبان سے غیر معیاری بلکہ غیر صحیح انداز سے نکلتے ہوئے اذیت پہنچاتے ہیں- دوستوں نے مثنیٰ- فوٹو سٹیٹ (Photo stat) کروانا ہو تو کہہ دیتے ہیں کہ فوٹو State کروانے جا رہا ہوں- حالانکہ اس میں State (ریاست) والی کوئی بات نہیں- علیٰ ھٰذا القیاس B.A.,B.ed ٹرینڈ اساتذہ- بی- ایڈ کو بی ایڈ کہتے ہیں- حالانکہ یہاں کسی Aid امداد وغیرہ کا کوئی واسطہ نہیں- بی اے کے ساتھ "بی ایڈ" ہی کہنا چاہئے-

آیئے- اب ذرا ہجوں کی جستجو میں امریکہ چلیں- انگلستان میں حکمرانوں نے رعایا پر ظلم کیا تو وہ اپنے ضمیر اور مذہب کی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے امریکہ آ گئے- اور دیگر امور کے علاوہ- زبان کی اصلاح کرنا بھی اپنے مجاہدہ میں شامل کر لیا- انگریز قدامت پسند لوگ ہیں- انہوں نے اپنی پرانی اور اصل زبان کی حفاظت کرنے پر خاص زور دیا- ان کے نزدیک ان کی زبان کی حلاوت

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

1

نائیجیریا مشن کی تاریخ میں ۱۲/ امان (مارچ) ۱۳۲۲ ہش ۱۹۴۳ء کا دن بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس روز آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے سفر امریکہ و انگلستان سے واپسی پر لیگوس کی پہلی احمدیہ بیت کا سنگ بنیاد بعد عصر رکھا۔ مربی انچارج نائیجیریا حکیم فضل الرحمان صاحب نے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں چوہدری صاحب نے روحانیت سے لبریز تقریر فرمائی اس تقریب پر نائیجیریا کی سب مشہور جماعتوں نے اپنے نمائندے بھیجے۔ ہز ایکسلینسی گورنر، چیف سیکرٹری، اور دوسرے معزز حکام اور غیر سرکاری یوروپئین اور افریقن، نیز سر عزیز الحق صاحب اور، بمبئی کے نامزد گورنر ہز ایکسلینسی سر جان کالول بھی موجود تھے اور غیر معمولی طور پر بہت بڑا مجمع تھا۔ سامعین حضرت چوہدری صاحب کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے اور پریس نے اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔

ہندوستان کے اخباروں میں سے اخبار "سٹیٹس مین" (کلکتہ) نے اپنی ۱۴/ مارچ ۱۹۴۳ء کی اشاعت میں حسب ذیل خبر دی۔

جمعہ کے روز سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لیگوس میں پہلی مرکزی احمدیہ بیت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب پر گورنر، نیز سر عزیز الحق صاحب ہائی کمشنر برائے ہند (لندن) بھی موجود تھے۔ نائیجیریا کے احمدی اپنے مرکز کے ساتھ گہرا اور عقیدت مندانہ تعلق رکھتے ہیں۔ مرکز نے نئی بیت کی تعمیر کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی گرانقدر امداد دی ہے۔

لیگوس کی پہلی عالی شان بیت تقریباً ساڑھے پانچ ماہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اور امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے اس کا نام "بیت الفضل" رکھا۔ اور فرمایا کہ لنڈن کی پہلی بیت کا نام بھی "بیت فضل" ہے اس کا نام بھی "بیت فضل" رکھا جائے۔ اس بیت پر جو حکیم فضل الرحمان صاحب مربی انچارج نائیجیریا کی نگرانی میں تعمیر ہوئی قریباً ایک ہزار پاونڈ خرچ ہوئے لیگوس کے احمدیوں نے جن میں مرد خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ بیت کی زمین کا ملبہ اٹھانے بنیادیں کھودنے بنیادیں بھرنے اور فرش لگانے کا کام خود کیا۔ بیت لیگوس کا افتتاح ۲۷ ظہور/ اگست ۱۳۲۲ ہش ۱۹۴۳ء کو جمعہ کے دن ہوا۔ اس کی خبر نائیجیریا پریس نے بھی شائع کی۔

2

نواب بہادر یار جنگ کل ہند شہرت کے ممتاز قائد مملکت حیدر آباد کی واحد نمائندہ مسلم سیاسی جماعت انجمن "اتحاد المسلمین" کے صدر ہونے کے علاوہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کل ہند ریاستی مسلم لیگ کے صدر بھی تھے۔ اور "لسان الامت" کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔ آپ قائد اعظم محمد علی جناح کے بہترین اور بے تکلف دوستوں اور گہرے رفقاء میں سے تھے۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی نظر میں ان کی شخصیت کتنی بلند پایہ تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگ سکتا ہے کہ ایک بار نظام حیدر آباد دکن نے قائد اعظم سے ایک ملاقات کے دوران کہا کہ "بہادر یار جنگ حیدر آباد کے ایک جاگیردار اور جمعدار ہیں۔ میں انہیں شہربدر کر سکتا ہوں۔ انہیں سزا دے سکتا ہوں۔" قائد اعظم نے اس کے جواب میں فرمایا "کیا میں اسے آپ کا چیلنج سمجھوں۔ اگر یہ واقعہ ہے تو میں اسے اپنے مسلمانان ہند کی طرف سے قبول کرتا ہوں۔ میں اسے جانتا ہوں کہ یہاں بہادر یار جنگ کی وہی حیثیت ہے جس کی ابھی آپ نے توضیح کی ہے۔ لیکن اس کے سوا بھی ایک مقام ہے جس پر آپ نے غور نہیں کیا۔ وہ نہ صرف حیدر آباد بلکہ سارے ہندوستان کے مسلمانوں کے رہنما سمجھے جاتے ہیں اس لئے ان کے متعلق جو کچھ بھی ہو گا اسے لازماً سارے مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر محسوس کریں گے۔ پھر میں جانتا ہوں جاگیر اور منصب سے زیادہ انہیں قوم کی عظمت اور خود آپ کی سلامتی عزیز ہے تاکہ حیدر آباد مسلمان اقلیت کی زد میں نہ آ جائیں۔ آپ سے جو کچھ کہا گیا ہے وہ نتیجہ ہے اس سازش کا جو حیدر آباد میں قومی تحریک کو کچلنے کے لئے کی جا رہی ہے۔"

(اقتباس از کتاب قائد اعظم میری نظر میں)

تحریک پاکستان کو برطانوی ہند کے طول و عرض میں پھیلانے اور مقبول بنانے میں قائد اعظم کے دوش بدوش جن زعمائے مسلم لیگ نے نمایاں حصہ لیا ان میں نواب بہادر یار جنگ مسلّمہ طور پر صف اول میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ جون ۱۹۴۴ء میں آپ نے انتقال کیا جس پر قائد اعظم نے فرمایا کہ ریاستی مسلم لیگ کے صدر کا انتقال نہیں ہوا بلکہ میرا ایک بازو ٹوٹ گیا ہے۔

جناب بہادر یار جنگ کو جہاں مسلم لیگ اور تحریک پاکستان سے ازحد محبت تھی وہاں آپ جماعت احمدیہ کی دینی تنظیم اور دینی خدمات سے نہایت درجہ متاثر اور حضرت سیدنا امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے ازحد مداح تھے۔ چنانچہ جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی کا بیان ہے کہ

"حضرت امام جماعت الثانی کی آمد حیدر آباد (اکتوبر ۱۹۳۸ء) کے موقعہ پر نواب بہادر یار جنگ بہادر اللہ دین بلڈنگ سکندر آباد پر جہاں حضور فروکش تھے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ اور اس موقعہ پر مسلمانان حیدر آباد کے مسائل پر حضور نے تخلیہ میں طویل گفتگو کی تھی۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر مجلس اتحاد المسلمین مملکت اسلامیہ آصفیہ کے صدر تھے۔ ان کے طویل دور صدارت میں راقم الحروف ان کی مجلس عاملہ کا سینئیر رکن تھا۔ کئی مرتبہ اپنی مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں انہوں نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں دو شخصیتوں کی سیاسی بصیرت اور اعلیٰ دماغی صلاحیتوں سے متاثر تھے ایک "حضرت امام جماعت احمدیہ" کی دوسری قائد اعظم محمد علی جناح کی۔ ان کے اس بیان اور تاثر کے گواہ انگلستان میں ان کے اور میرے قدیم ساتھی اور دوست اور اتحاد المسلمین کی مجلس عاملہ کے رکن احمد عبداللہ السروی مصنف "مذاہب عالم" اور "افریقہ ایک چیلنج" وغیرہ ہیں۔ حال میں مجھ سے مسروی صاحب نے (حضرت امام جماعت) کی وفات پر نواب بہادر یار جنگ کے مذکورہ بالا تاثر کا ذکر کیا تھا۔ ان کے ذہن میں حضور کے نام کے ساتھ دوسرا نام مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی کا تھا۔ بہرحال میری اور ان کی یادداشت میں حضرت امام جماعت کا نام مشترک ہے ہو سکتا ہے کہ نواب صاحب نے کسی موقعہ پر مفتی اعظم فلسطین کا بھی نام لیا ہو۔"

سیٹھ صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:

"میں نے اپنی توضیح میں اس امر کا ذکر کیا تھا کہ نواب بہادر یار جنگ نے کئی مرتبہ اس امر کا ذکر کیا تھا کہ وہ دو اصحاب کی سیاسی بصیرت اور اعلیٰ دماغی صلاحیت سے متاثر تھے۔ ایک حضرت امام جماعت احمدیہ اور دوسری قائد اعظم محمد علی جناح کی ذات۔ حسن اتفاق سے ۲۰/ مئی کو مولوی محمد لقمان صاحب پریذیڈنٹ جماعت ۷۶ گ۔ب تحصیل و ضلع لائل پور جو تقریباً دس سال غالباً ۱۹۳۴ء۔ ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۴ء تک حیدر آباد میں مقیم رہے تھے۔ مجھ سے ملنے یہاں سکندر آباد آئے تھے۔ ان کے قیام حیدر آباد کے زمانے کی باتیں چل نکلیں۔ انہوں نے بغیر میرے ذکر کرنے کے خود کہا کہ وہ ایک مرتبہ نواب بہادر یار جنگ سے ملے تھے اور اس موقعہ پر نواب صاحب موصوف نے ان سے وہی بات کہی تھی جو میں نے اپنے بیان میں کہی ہے دوسری بات جو مولوی صاحب موصوف نے حضرت امام جماعت اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی تقریر "سیر روحانی" کے تعلق میں ان سے کہا تھا کہ وہ اس تقریر سے اس قدر متاثر تھے کہ اس کو انہوں نے تین مرتبہ پڑھا تھا۔

نواب صاحب موصوف نے غالباً فروری یا مارچ ۱۹۳۹ء میں دہلی میں سر محمد یعقوب کی ایک دعوت میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی زبانی اس تقریر کا خلاصہ سنا تھا۔ چنانچہ حیدر آباد واپس آن کر ایک علمی صحبت میں نہایت تفصیل کے ساتھ انہوں نے یہ خلاصہ سنایا تھا۔ (نواب صاحب کا حافظہ ایسا تھا کہ وہ کسی کی گفتگو یا تقریر کو تقریباً لفظ بلفظ سنا دیا کرتے تھے۔ خود ان کی اپنی جو تقریریں شائع شدہ ہیں وہ تقریر کے بعد انہوں نے لفظ بلفظ لکھوائی تھیں۔) حضرت امام جماعت الثانی کی یہ تقریر سیر روحانی جب شائع ہوئی تو محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس کی ایک جلد جس پر انہوں نے نواب صاحب کا نام اپنے دستخط فرمائے تھے۔ میرے ذریعے نواب صاحب کو بھجوائی تھی۔ اور نواب صاحب اس کے مطالعہ کے بعد اکثر اپنی مجلسوں میں اس پر بڑے تعریفی کلمات کہا کرتے تھے۔"

توحید کا پیغام پہنچانے کی راہ میں قربانیاں

آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی (------) میں جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانیوالی ساری قربانیاں ایک طرف کر دیں تو اس کے مقابل پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس زمانہ میں توحید کے نام پر سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو سزا نہیں دی جا رہی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور ندیم علوی

محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب

"ہر آدمی خوبصورت نہیں ہوتا اور نہ ہر پرندہ ہما ہوتا ہے پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی باتوں میں بہاروں کی سی خوشبو رچی رہتی ہے۔" (شاہ لطیف بھٹائی)

محترم کرنل داؤد احمد صاحب کا شمار بھی ان گنے چنے چند لوگوں میں تھا جن کی باتوں سے بہاروں کی سی خوشبو آتی تھی۔ میرے ساتھ ان کی پہلی ملاقات چند سال قبل اچانک ایک ذاتی کام کے سلسلہ میں ہوئی اور پھر ملاقاتیں جلد جلد ہوتی تھیں اور طویل ہوتی تھیں۔ مجھے اس لحاظ سے ایک شدید کمی محسوس ہوتی ہے کہ محترم کرنل صاحب سے ملاقات کا سلسلہ اتنی دیر سے کیوں شروع ہوا اور ایسے صاحب تجربہ بزرگ سے زیادہ استفادہ کا موقعہ نہ مل سکا۔

محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب مکمل ریٹائرڈ زندگی گزار رہے تھے۔ دنیاوی فرائض سے قریباً سبکدوش تھے۔ کبھی خاکسار خود ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا کبھی وہ بذریعہ پیغام بلا بھیجتے۔ محترم کرنل صاحب کا حافظہ بلا کا تھا۔ سروس کے دوران سندھ میں خاص طور پر ضلع نواب شاہ میں بھی قیام رہا۔ اپنے تجربات اور دلچسپ واقعات اکثر سنایا کرتے تھے۔ حیرت ہوتی تھی کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ان کو چھوٹی چھوٹی تفصیلات یاد تھیں۔ سندھ کی وادی کے لوگوں کے جذبہ مہمان نوازی کے بڑے مداح تھے اور وطن سے محبت اور خلوص کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

محترم کرنل صاحب بڑے دعاگو انسان تھے۔ تہجد گزار تھے۔ خود جب تلاوت اچھی طرح نہ کر سکتے تھے تو کیسٹ لگا کر سنتے۔ امامت سے انتہائی عقیدت کا تعلق تھا۔ خطبہ سننے کے بعد متعلقہ حوالہ جات کی نسبت سے غور و فکر کرتے اور ملنے والوں سے متعلقہ موضوع پر تبادلہ خیالات کرتے۔ ان کے حافظے کا ذکر پہلے بھی کر چکا ہوں بعض تاریخی اہمیت کی باتیں جو ان کے ذہن میں محفوظ تھیں اور جماعت کی کتب میں نہ ملتی تھیں' میں نے تجویز پیش کی ان کو تحریر میں محفوظ کر دیں تو فرمانے لگے کہ میں عمر کے اس حصہ میں ہوں کہ نظر اور جسمانی توانائی ساتھ نہیں دیتی۔ خاکسار ۱۹۹۱ء کے جلسہ قادیان سے لوٹا تو مکرم کرنل صاحب ۔

کس حال میں ہیں یارانِ وطن
کہہ کر بڑے پیارے اور والہانہ انداز سے ملے۔ کافی دیر ان گلیوں ان کوچوں کی باتیں ہوتی رہیں۔ ایک عجیب کیفیت تھی دونوں طرف یعنی سننے والوں کی اور سنانے والوں کی۔ وہ جذبہ۔ وہ اشتیاق... عجیب تصور تھا یعنی چشم تصور کی پرواز سے دونوں فریق یہاں بیٹھے ہونے کے باوجود بہت دور جا پہنچے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں قلم تحریر کا اور زبان الفاظ کا ساتھ دینے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ دوران گفتگو ایک شخص کے ذکر پر کہنے لگے کہ لوگوں سے حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کرنا چاہئے۔ اگر کسی نے تم پر احسان کیا ہے تو اس کی نیکی ہمیشہ یاد رکھو اور کبھی وقت آ پڑے تو اپنے محسن کے احسان کا بدلہ چکاؤ۔ دنیا کے دنیاوی معاملات میں بھی احسان فراموشی ایک بڑا جرم ہے۔ باغبانی کا بہت شوق تھا۔ قریباً ہر قسم کے پھل کوٹھی کے احاطہ کے اندر لگا رکھے ہیں۔ بعض تو ان میں سے دور دراز ملکوں سے منگوا کر لگائے گئے تھے۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے روزانہ گریپ فروٹ کا جوس پیتے تھے اور بڑی اچھی قسم کے پودے گھر میں ہی لگا رکھے تھے اکثر اس جوس سے مہمانوں کی بھی تواضع کرتے۔ باغبانی کے شوق کی وجہ سے زمینداری میں بھی قدرے دلچسپی تھی اسی نسبت سے میں نے ایک دفعہ کچھ زرعی رقبہ ربوہ کے مضافات میں خریدنے کا خیال ظاہر کیا تو فوراً اپنا ایک آدمی بھیجا جو اس دوست کو بلا لایا جو مضافات ربوہ میں زرعی زمین سے واقفیت رکھتے تھے۔ اپنی شدید بیماری کے حملہ سے چند روز پہلے خاکسار کو ملنے کے لئے پیغام بھیجا مگر خاکسار اس وقت نواب شاہ سندھ میں تھا۔ یہ ملاقات نہ ہو سکی غالباً کوئی زرعی رقبہ انہوں نے میری خواہش پر دیکھا تھا جس کی بات کرنا چاہتے تھے۔ خاکسار جس دن ربوہ پہنچا محترم کرنل صاحب وفات پا گئے تھے۔ (ہم سب اس کے لئے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) دعا ہے مولا کریم ان کی بخشش کرے اپنی رضا کی جنت میں جگہ دے۔ ان کے درجات کو بلند کرے۔

خاکسار کے ساتھ ان کا سلوک بڑا مشفقانہ اور محبت والا تھا۔ محترمہ بیگم صاحبہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب نے خاکسار کی بیگم صاحبہ کو ان کی وفات کے بعد بتایا کہ کرنل صاحب علوی صاحب کے متعلق بہت حسنِ ظن رکھتے تھے اور گھر میں سب کو تاکید اس سلسلہ میں کیا کرتے تھے۔ مجھ ایسے کمزور انسان کے لئے محترم کرنل صاحب کا حسن ظن رکھنا بہت بڑی بات ہے اور یہ ان کی عظمت کی دلیل ہے۔ ان کی ان عنایات' محبتوں اور شفقتوں کی وجہ سے ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

بشریٰ وسیم

راہِ عمل

جہاں پر ماں باپ کے بہت سے حقوق ہیں وہاں سسرال کے بھی بہت سے حقوق ہیں۔ کیونکہ لڑکی کی شادی کے بعد اس کے شوہر کے والدین بھی اس کے ماں باپ کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ ان کی اطاعت اور خدمت کرنا اس لڑکی پر واجب ہو جاتا ہے۔ شادی کے بعد ہر لڑکی اپنا گھر چھوڑ کر لڑکے کے ساتھ اس کے گھر چلی جاتی ہے۔ ہر گھر کا اپنا علیحدہ ماحول ہوتا ہے اس لئے اس لڑکی کے لئے بھی وہ ایک نیا ماحول ہوتا ہے اور اس ماحول میں ایڈجسٹ ہونے کے لئے اسے کچھ وقت درکار ہوتا ہے ایسے موقعہ پر لڑکے اور اس کے گھر والوں کو چاہئے کہ لڑکی کے ساتھ انتہائی محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آئیں اور بہت پیار سے اپنے گھر کے طور طریقوں سے آگاہ کریں۔

اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے سب کے سامنے ڈانٹ کے نہ رکھ دیں۔ بلکہ لڑکے کی والدہ کو چاہئے کہ تنہائی میں پیار کے ساتھ اس کو اس کی غلطی کا احساس دلائیں۔ تاکہ اس کی دل شکنی نہ ہو۔ جہاں پر لڑکا ماں باپ کے ساتھ رہتا ہو وہاں پر لڑکی کو چاہئے کہ جس طرح اس کے آنے سے پہلے گھر چل رہا تھا اسی طرح گھر چلتا رہنے دیں بعض لڑکیاں گھر کا خرچہ اپنے ہاتھ میں لینا چاہتی ہیں۔ ادھر لڑکے کی والدہ خرچہ اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہے۔ اس طرح جھگڑے کا آغاز ہو جاتا ہے۔ لڑکی کو چاہئے کہ تمام گھر والوں کے ساتھ مل جل کر رہے۔ کیونکہ شادی کے بعد صرف لڑکے کے ساتھ ہی تعلق نہیں ہوتا بلکہ تمام گھر والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کی طبیعت سمجھنے میں تھوڑا وقت لگتا ہے۔ اس لئے ایک دوسرے کی طبائع کو سمجھنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ آج کل علیحدگی اور طلاق جیسے مسائل میں بے تحاشا اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ صرف جلد بازی اور صبر کی کمی ہے۔ کیونکہ لڑکا اور لڑکی ناتجربہ کار ہونے کی وجہ سے جلد پریشان ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم لوگوں میں انڈرسٹینڈنگ نہیں ہو سکی۔ اس لئے ہمارا گزارا نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ انڈرسٹینڈنگ نئے زمانے کا مسئلہ ہے۔ پہلے بھی لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی تھیں مگر لوگ سمجھتے تھے کہ شادی ہو گئی تو اس کے بعد ہر صورت نبھانے کی کوشش کرتے تھے۔ اور لوگ باوجود طبیعتوں کے اختلاف کے بھی اچھی زندگی گزارتے بھی تھے مگر آج کل شادی ہوتے ہی لڑکے اور لڑکی سے یہ سننے کو ملتا ہے کہ جی ہماری انڈرسٹینڈنگ نہیں ہو سکتی اس لئے ہم لوگ ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اور اس طرح فوری طور علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ یہ جلد بازی کے فیصلے کبھی بھی صحیح نہیں ہوتے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے سے جو شکایات ہیں انہیں ٹھنڈے دل کے ساتھ دور کرنے کی کوشش کی جائے اور لڑکیوں کو بھی چاہئے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لیں اور چھوٹی چھوٹی بات کو ان کا مسئلہ نہ بنائیں اور گھر بگاڑنے کی بجائے بنانے کی کوشش کریں۔ لڑکے کے والدین کو بھی چاہئے کہ ان تمام مسائل کو صحیح طرح حل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ بزرگوں کے پاس اپنی زندگی کا تجربہ بھی ہوتا ہے۔ ان تمام مسائل کا حل صرف صبر اور تحمل ہے۔

جائیداد کی تقسیم کے وقت بھی بہت سے مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر جائیداد کو انصاف سے تقسیم کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی مسئلہ کھڑا ہو۔ سب سے پہلے تو کوشش کرنی چاہئے کہ جائیداد کو اپنی زندگی ہی میں تقسیم کر دیا جائے۔ ورنہ وفات کے بعد بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ جائیداد تقسیم نہیں کرنا چاہتے تو کم از کم ایک وصیت کر جائیں کہ میری وراثت کی تقسیم اس طرح کی جائے اور اپنے بڑے بچے یا کسی خاندان کے بڑے کو اس کی تقسیم کا حق دے دیں۔ تاکہ اگر اپنی زندگی میں آپ تقسیم نہ کر سکیں تو بعد میں بغیر کسی جھگڑے کے تمام جائیداد تقسیم ہو سکے۔ بعض لوگ ناجائز طریقے سے جائیداد کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں یا تقسیم کر جاتے ہیں۔ جس کے باعث بچوں میں جائیداد کی وجہ سے جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور بچے اس جائیداد کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں یہ پیسہ اور

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم ناہید ساہی

دوشیزۂ نیل

نسیم ناہید ساہی اپنی ایک ننھی منی کتاب "دوشیزہ نیل" جسے لجنہ اماء اللہ لاہور نے شائع کیا تھا- کہتی ہیں:-

پیارے بچو! جو کہانی میں تمہیں سنانے والی ہوں- وہ نہ تو کسی بادشاہ کی ہے- نہ وزیر کی- نہ جن بھوت اور پریوں کی اور نہ ہی کسی جادوگر کی- یہ رسول مقبول ﷺ سے بہت ہی پیار کرنے والے خلیفہ حضرت عمرؓ کے زمانے کی ہے- دریائے نیل کی-

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اسلام سے پہلے عرب قوم ایک ناخواندہ قوم تھی- کئی ایک بری عادتوں میں مبتلا تھی- جھوٹ- چوری شراب پینا- جواء کھیلنا تو ان کے عام مشاغل تھے- ذرا سی بات پر ایک دوسرے کو مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دینا ان کے لئے معمولی بات تھی- اور پھر قتل کا بدلہ لینے کے لئے پشت در پشت سرگرداں رہتے-

وہ لوگ ہماری طرح ایک خدا کو نہیں مانتے تھے- بلکہ ان کے بہت سے معبود تھے- جس کو اپنے سے طاقتور سمجھتے- اس کی پوجا شروع کر دیتے- سورج چاند ستاروں اور درختوں کو بھی معبود مانتے تھے- اور تو اور اپنے ہی ہاتھوں سے پتھر کے بت تراشتے اور اپنی حاجتوں اور مرادوں کے لئے ان کے سامنے گڑگڑاتے- اس کے علاوہ ان میں عجیب و غریب رسم و رواج بھی موجود تھے- مثال کے طور پر اگر کسی عرب کی اونٹنی دس بچوں کو جنم دیتی تو اسے کھلا چھوڑ دیتے- یا کوئی ناقہ یعنی اونٹنی مسلسل پانچ مادہ بچے پیدا کرتی تو اس کے کان کاٹ کر آزاد کر دیتے-

لیکن بچو! ان سب بری عادتوں سے بڑھ کر جو بدترین عادت ان میں موجود تھی وہ تھی بیٹیوں کو سخت ناپسند کرنا- اکثر لوگ تو بچیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیتے- اور جو زندہ بچ جاتیں ان سے ظالمانہ سلوک روا رکھا جاتا- چنانچہ اسلام کے نور نے ان تمام تاریکیوں کو ایک ایک کر کے نگل لیا- جہاں جہاں اسلام پھیلتا گیا اندھیرے چھٹتے گئے اور روشنی ہی روشنی ہوتی چلی گئی- حضرت عمرؓ فاروق کا زمانہ تھا- پے در پے فتوحات ہو رہی تھیں- ایران عراق شام میں اسلامی حکومتیں قائم ہو چکی تھیں- حضرت عمروؓ بن العاص کے مشورہ پر مصر پر بھی حملہ کیا گیا- اور یہاں بھی خدا تعالیٰ نے فتح یاب کیا- اور یوں یہ سرزمین مصر جہاں ایک طویل عرصے فرعونوں کی حکومت رہی اس پر بھی اسلامی پرچم لہرانے لگا- یہاں پر دخترکشی کی عجیب ہی رسم دیکھنے میں آئی- وہاں کے لوگ کسی عذاب یا آفت آنے پر بیٹیوں کی قربانی دیا کرتے تھے- یہ کہانی یعنی "دوشیزہ نیل" ان معصوم اور مظلوم بچیوں کی کہانی ہے جن کو دریائے نیل کے خشک ہونے پر ان کے ماں باپ خود اپنے ہاتھوں سے سجا بنا کر دریائے نیل کی گود میں ڈال دیتے اور سمجھتے کہ دریا دیوتا اس قربانی سے خوش ہو کر بہنے لگے گا- اور وہ قحط کے عذاب سے بچ جائیں گے-

دریائے نیل مصر کا مشہور و معروف دریا ہے- کسی جگہ کے سرسبز و شاداب ہونے کا دار و مدار وہاں کے دریاؤں نہروں یا بارش کے پانی پر ہوتا ہے مصر میں زیادہ تر زمینیں دریائے نیل ہی سے سیراب ہوتی ہیں- چنانچہ جن دنوں حضرت عمروؓ وہاں کے گورنر بنے- کچھ ہی عرصہ بعد دریائے نیل خشک ہو گیا- قحط کا اندیشہ موت کا سایہ بن کر سر پر منڈلانے لگا- پانی نہ ہونے سے ہر طرف ریت کے بگولے اڑنے لگے- کھیت سوکھنے لگے- جنگلی جھاڑیاں گرمی اور پانی کی کمی سے جل کر راکھ بننے لگیں- مرغزار ویرانوں میں تبدیل ہونے لگے- ہر طرف پژمردگی اور بے رونقی سی چھانے لگی-

عمروؓ بن العاص بڑے پریشان ہوئے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا- ایک دن اسی پریشان حال میں اپنے گھر کے سامنے والی روش پر چہل قدمی کر رہے تھے کہ دور سے ایک جم غفیر اپنی طرف آتے دیکھا- چند سرکاری ملازمین اس مجمع کو ان ہی کی طرف لا رہے تھے- ان کی حیرانی کی انتہا نہ رہی جب اس مجمع میں ایک دوشیزہ سر سے پاؤں تک سونے چاندی کے زیورات سے لدی' زرق برق لباس میں ملبوس نظر آئی-

عمروؓ مجسم حیرت ہو کر پوچھنے لگے کہ کیا معاملہ ہے- ہجوم سے آواز آئی "حضور دریائے نیل سوکھ گیا ہے-"

عمروؓ ہاں ہاں یہ تو میں جانتا ہوں-

ایک شخص- "ملک میں قحط پڑنے والا ہے-" عمروؓ لیکن قحط سے اس دوشیزہ کا کیا واسطہ- ایک نوجوان آگے بڑھا اور آپؓ کو مخاطب کر کے بولا- حضور زمین جب پیاسی ہو تو اس کی پیاس انسانی خون سے بجھائی جاتی ہے تاکہ وہ خوش ہو کر پھر سے ہمارے لئے اناج اور ہمارے ڈھور ڈنگروں کے لئے ہری بھری گھاس پیدا کرے- صدیوں سے ہمارے باپ دادا اسی طرح دریا کے سوکھ جانے پر کنواری دوشیزہ کی قربانی کرتے چلے آئے ہیں اور یہ دوشیزہ نیل کی دلہن کہلاتی ہے- یہ سارا کام ہم اپنی خوشی اور مرضی سے سرانجام دیتے ہیں- اس میں کوئی زبردستی' زیادتی نہیں ہوتی-"

عمروؓ بن العاص نے جب یہ کہانی سنی تو خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے- (اور دل ہی دل میں سوچنے لگے) کتنے ضعیف الاعتقاد اور توہم پرست ہیں یہ لوگ- ان کے دل پتھر کی طرح سخت ہیں- کہ اپنے جگر گوشوں اور دل کے ٹکڑوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے توہمات کی نذر کر دیتے ہیں- ہم اللہ کی مدد اور اسلام کی تعلیم سے ان کی کایا پلٹیں گے-

عمروؓ یہ سراسر ظلم ہے- اور میں ایسے ظلم کی کسی طرح اجازت نہیں دے سکتا جاؤ- واپس لوٹ جاؤ- اور سنو- آج کے بعد جو بھی ایسا فعل کرے گا- اسے سخت ترین سزا دی جائے گی- خدائے واحد سے دعا کرو صدقِ دل سے کی گئی دعا کو وہ ضرور سنتا ہے- صبر و تحمل سے کام لو- اللہ بہتر کرے گا-

پیارے بچو! ذرا سوچو تو اس وقت بچی دوشیزہ نیل کی خوشی کا کیا حال ہو گا- فرطِ انبساط سے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی- اس نے اپنے محسن کی طرف تشکر بھری نگاہوں سے دیکھا- اس کی آنکھوں میں شکر و امتنان کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا-

عمروؓ بن العاص نے بچی کے سر پر پیار دے کر رخصت کیا- گھر آ گئے اور حضرت عمرؓ فاروق کو ایک خط لکھا جس میں اس واقعہ کی پوری تفصیل لکھی اور ساتھ ہی گذارش کی کہ کوئی حکم دیا جائے کہ کیا کیا جائے- حضرت عمرؓ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسلام میں اس قسم کے شرک اور وہم کی قطعی گنجائش نہیں- آپ نے ایک خط دریائے نیل کے نام لکھا- اور عمروؓ بن العاص کو ہدایت کی اس خط کو دریائے نیل کی ریت پر ڈال دیا جائے- اور پھر تم دیکھو گے- کہ دریا چلنے لگ پڑے گا- وہ خط کیا تھا- بچو! حضرت عمرؓ کا اپنے وحدہ لاشریک رب جو تمام جہانوں کا پالنے والا رحیم و کریم خدا ہے پر کامل ایمان اور بھروسہ تھا- دل کی گہرائیوں سے نکل کر رحمت خداوندی کو کھینچ لانے والی ایک صدا تھی- جس کو ایک خط کا روپ دیا گیا- خط کا اقتباس درج ذیل ہے-

خدا کے بندے عمرؓ بن الخطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام-

"اے دریا اگر تم اپنے مرضی سے چلتے ہو یا تمہارا چلنا تمہارے اختیار میں ہے تو بے شک نہ چلو- اور سوکھ جاؤ- لیکن اگر حکم خداوندی سے چلتے ہو تو میری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ قادر مطلق اور توانا خدا تمہیں جاری کر دے-"

حضرت عمروؓ بن العاص نے لوگوں کو اکٹھا کیا- انہیں یہ خط دکھایا- اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا کی- اور خط، دریائے نیل میں پھینک دیا-

پیارے بچو! ہم زندہ خدا کو ماننے والے ہیں- جو صدقِ دل سے مانگی ہوئی ہر دعا کو سنتا ہے- اور پھر جب کوئی نیک برگزیدہ شخص اپنے رب کے حضور دل کی گہرائیوں سے گڑگڑا کر دعا مانگے تو رحمت خداوندی بالکل ایسے جوش مارا اٹھتی ہے جس طرح اپنے بچے کو تکلیف میں دیکھ کر ماں کی ممتا کے چشمے ابل پڑتے ہیں- سو اللہ تعالیٰ نے سرزمین مصر پر ایک معجزہ دکھایا- حضرت عمرؓ کی دعا سنی- دریائے نیل پھر اسی آن بان سے چلنے لگا اور پیارے بچو! کہتے ہیں پھر کبھی کسی کنواری دوشیزہ کو اس پر قربان کرنے کی نوبت نہیں آئی-

بقیہ صفحہ ۴

زمینیں بہن بھائیوں کے درمیان خلیج بن جاتے ہیں- اس لئے اپنی اولاد کو کسی آزمائش میں ڈالنے کی بجائے اپنی زندگی میں صحیح طریقے سے تقسیم کر کے تمام کھڑے ہونے والے مسائل کو پیش آنے سے پہلے ہی حل کر جائیں-

اس کے علاوہ ہمارے ہاں بڑے بڑے وڈیرے اور زمیندار اپنی بیٹیوں کی شادیاں نہیں کرتے اور ساری عمر انہیں کنواری بٹھائے رکھتے ہیں صرف اس خوف سے کہ اگر ہم نے ان کی شادیاں کر دیں تو یہ جائیداد اور یہ زمینیں تقسیم ہو جائیں گی اس لالچ کے باعث ہزاروں لڑکیاں اپنے شرعی حق سے محروم کر دی جاتی ہیں اور اپنے ماں باپ کی دہلیز پر ہی بوڑھی ہو جاتی ہیں- یہ تمام غلط قسم کی باتیں ہیں- جن سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے- کیونکہ دین حق نے بیٹے اور بیٹی دونوں کو جائیداد کا حق دار سمجھا جاتا ہے- اور اس کی شرعی طریقے سے ہر تقسیم کی جاتی ہے- گاؤں میں اسی جائیداد کے پیچھے ہزاروں لوگ قتل ہو جاتے ہیں- کیونکہ جو زمیندار اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم نہیں کرتے بعد میں ان کی اولاد نسل در نسل بندوق کے زور پر جائیدادیں اپنی مرضی کے مطابق تقسیم کرتی رہتی ہیں اس لئے ہر صاحب جائیداد کو چاہئے کہ صحیح طریقے سے اپنی جائیداد کو تقسیم کر کے اپنی اولاد کو مسائل سے بچائیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی-حالات-واقعات-شخصیات

نون سین

پاک جاپان مشترکہ کمیشن

بتایا گیا ہے کہ ٹوکیو جاپان میں جو چھٹی دو روزہ کمیشن میٹنگ پاکستان اور جاپان کے درمیان منعقد ہوئی اس میں دو طرفہ مفادات کے متعلق غور کیا گیا۔ اور اس موقعہ پر عالمی مسائل بھی زیر بحث لائے گئے جن میں جوہری اسلحہ کا عدم پھیلاؤ' خاص طور پر جنوبی ایشیاء میں اور کشمیر کا مسئلہ بھی شامل تھے۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ شہر یار خان سیکرٹری وزارت خارجہ پاکستان نے ان امور کے متعلق وہاں کھل کر بات کی۔ جاپان کی طرف سے ان کے ڈپٹی وزیر خارجہ نے اپنے گروہ کی سربراہی کی۔ جاپان ہمیشہ پاکستان کی ہر قسم کی مدد پر آمادہ رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں بعض ذرائع نے بتایا کہ پاکستان اس میٹنگ سے یہ مفاد حاصل کر سکا کہ اس نے جموں کشمیر کی کیفیت کھل کر بیان کی۔ اس وقت جموں و کشمیر کے متعلق سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ عالمی برادری کو کشمیریوں کی حالت سے آگاہ کیا جائے۔ ہندوستانی فوجی دستے جو ان پر ظلم و تشدد کر رہے ہیں وہ عالمی برادری کے سامنے لائے جائیں تاکہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے لئے رائے ہموار کی جائے۔ کشمیریوں کو اس بات کا گلہ ہے کہ بہت سے ایسے ممالک جو ان کے لئے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں وہ ان کے مسئلے کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔

امریکی وزیر خارجہ

امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ سربیا پر لگائی گئی پابندیاں جلدی سے اٹھانی نہیں چاہئیں کیونکہ یہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس کی وجہ سے بوسنیا ہرزے گووینا میں امن کے قیام کی گفتگو جاری رکھی جا سکتی ہے کہتے ہیں کہ انہوں نے جرمنی کے ٹیلیوژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یوروپین کمیونٹی جو جھگڑا کرنے والی پارٹیوں کو ایک دوسرے کے سامنے لاکر گفت و شنید کروانا چاہتی ہے وہ بہت اچھی بات ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اشیائے ضرورت وہاں پہنچانے کے لئے طاقت کے استعمال کو بھی گفت و شنید میں لانے کے قائل ہیں انہوں نے کہا کہ امریکہ کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ سابق یوگوسلاویہ میں انسانی رشتہ کے ناطے امدادی کارروائیوں کو جاری رکھوایا جائے۔ اوز جو کچھ امریکہ وہاں حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے وہ یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ ہزاروں کی فوجی نفری وہاں بھیجی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ واشنگٹن کے خیال میں بوسنیا ایک علاقائی مسئلہ ہے اور ضرورت یہ ہے کہ اس سلسلے میں کوشش جاری رکھی جائے انہوں نے کہا کہ وہاں سب سے زیادہ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ اقتصادیات کو فروغ ملے اور یہ اقتصادیات منڈی کے مطابق ہوں اور روس میں جمہوری اقتدار کو پنپنے دیا جائے۔ اسی طرح نیٹو کے فوجی معاہدوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ ایشیاء اور مشرق وسطیٰ کے لئے بھی جو چیزیں گفت و شنید سے حل کرنے والی ہیں ان میں جوہری اسلحہ کا عدم پھیلاؤ ہے جہاں تک بوسنیا کے سربی بلاک کا تعلق ہے وہاں پر بیماروں کے لئے دوائیں انتہائی ضروری ہیں سارا جیوو ان کا دارالحکومت ہے اور ایسا لگتا ہے کہ وہاں کئی لوگ دواؤں کے بغیر موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔

شمالی کوریا/جوہری توانائی

امریکی صدر بل کلنٹن نے سوموار کے روز کہا کہ ان کی انتظامیہ نے شمالی کوریا کے ساتھ جوہری توانائی کے پروگرام کو زیر بحث لانے کے لئے ایک نیا طریق کار سوچ لیا ہے کلنٹن نے کہا کہ وہ اس معاملہ کو وائٹ ہاؤس میں جنوبی کوریا کے صدر رانگ مینگ ین کے ساتھ گفت و شنید میں لائیں گے ان کا ملک ایک بہت بڑی مشکل سے دوچار ہے اور وہ مشکل کوریا کی چالیس سالہ جنگ کے اختتام پر پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری انتظامیہ نے اس کے متعلق خاصا غور کیا ہے۔ اور اب سوچا ہے کہ ہم ایک نئے رویے کے ساتھ اس بات کو اٹھائیں گے یہ بات صدر کلنٹن نے وائٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہی۔ اگرچہ انہوں نے اس کی تفصیل تو نہیں بتائی لیکن عندیہ ضرور دیا ہے کہ وہ جنوبی کوریا کے صدر کے ساتھ اپنے نئے رویے کے ماتحت بات کریں گے انہوں نے کہا کہ اپنی نئی پالیسی کنگ کے ساتھ گفت و شنید کے بعد پیش کریں گے یعنی اس کا اعلان کریں گے انتظامی افسروں نے جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی کہا کہ سب سے بڑی تبدیلی جو امریکہ کے رویے میں آئی ہے یہ ہے کہ شمالی کوریا کو بھی ان گفتگوؤں میں شامل کیا جائے اور ان کے ساتھ درپردہ بات کرتے ہوئے تناظر کو زیادہ وسیع رکھا جائے۔ تاکہ ان کی اپنی مشکلات بھی سامنے آسکیں اور ان کے مسائل کا حل پیش کیا جاسکے۔ کہا جاتا ہے کہ شمالی کوریا میں اقتصادیات تنزل کی طرف جا رہی ہیں۔ اور وہ امریکہ کی سفارت کاری میں اس لئے دلچسپی لیتے ہیں کہ ان کی اپنی حالت سدھر جائے اور وہ مغربی علاقوں سے تجارت بھی کرسکیں اور وہاں سرمایہ کاری کا بھی انہیں موقعہ ملے ان کو اس بات پر اصرار ہے کہ ان کا جوہری پروگرام امن کے لئے ہے وہ اس سے کوئی تباہ کن اسلحہ بنانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔

جنوبی افریقہ کا نیا آئین

جنوبی افریقہ میں صدر مملکت ڈے کلارک اے این سی کے صدر نیلسن منڈیلا نے نئی کنسٹی ٹیوشن پر دستخط کردیئے ہیں اور اس امر کو عالمی برادری میں خاصی پذیرائی حاصل ہوئی ہے بعض ممالک نے جنوبی افریقہ کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرلئے ہیں اور بعض نے اس سلسلے میں اقدامات شروع کردیئے ہیں گزشتہ دنوں جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ پاکستان تشریف لائے تھے لیکن جنوبی افریقہ میں بعض لوگ اس کنسٹی ٹیوشن کی مخالفت کر رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ زولو لیڈر چیف بوتھولیزی نے اس کی شدید مخالفت کی ہے انہوں نے گزشتہ روز تقریباً ایک ہزار حامیوں کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس انتہائی مہلک اور خام کنسٹی ٹیوشن کی مخالفت کرنا ہم سب کا فرض ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سلسلے میں اگر ہمیں اپنی جانیں قربان کرنی پڑیں تو وہ بھی ہمیں کردینی چاہئیں وہ اپنے حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے نہایت جوش کے ساتھ یہ کہتے رہے کہ انکاتھا فریڈم پارٹی نے اگر ضرورت سمجھی تو کچھ ایسے اقدام بھی کرے گی جن سے اس کنسٹی ٹیوشن کو لاگو نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سول نافرمانی کے لئے بھی تیار ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ اس کنسٹی ٹیوشن کو لاگو کرنے کی بجائے اس پر مزید غور و فکر کیا جائے اور اسے بہتر بنانے کی کوشش کی جائے جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ اے این سی جو نیلسن منڈیلا کی پارٹی ہے اور انکاتھا فریڈم پارٹی جو چیف بوتھولیزی کی پارٹی ہے ہمیشہ آپس میں برسرپیکار رہتی ہیں اور اب بوتھولیزے کو یہ شکوہ ہے کہ یہ کنسٹی ٹیوشن ان کی مرضی کے خلاف نافذ کی جارہی ہے جسے نافذ نہ ہونے دینے کا وہ تہیہ کرچکے ہیں اگر یہ بات اسی طرح جاری رہی تو اس کنسٹی ٹیوشن کے نافذ ہوتے ہی وہاں سول نافرمانی شروع ہو جائے گی جس میں سیاہ فاموں کی ایک بڑی تعداد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گی۔

خواتین کی بہبود

محترمہ بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان نے حکومت کے تمام محکموں اور اداروں سے کہا ہے کہ وہ مستقبل میں خواتین کے لئے ۵ فیصد نوکریوں کا اہتمام کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ تمام ملازمتیں اشتہار کے ذریعے دی جائیں یعنی ان کا قبل از وقت اعلان کیا جانا چاہئے۔ یہ نہیں کہ چپکے سے جب اور جسے چاہا رکھ لیا۔ وزیراعظم نے یہ اعلان ایک گھنٹے کے ویمن افیئرز ڈویژن کے دورے کے بعد کیا۔ وہاں افسران متعلقہ نے آپ کو بتایا کہ کام کرنے والی خواتین کے متعلق کس کس قسم کے پروگرام جاری ہیں۔ ویمن افیئرز ڈویژن کے سرکاری افسروں کو وزیراعظم نے یہ بھی حکم دیا کہ ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی مقرر کی جائے جو ایسی تجاویز تیار کرے جن سے عورتوں میں جرائم کی رفتار کم کی جاسکے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ تجاویز کم از کم وقت میں تیار کرلینی چاہئیں تاکہ جلد از جلد عورتوں میں جرائم کی تعداد کو کم کیا جاسکے۔ کہا جاتا ہے کہ وزارت قانون ویمن ڈویژن اور وزارت داخلہ کے افراد عنقریب وزیراعظم کو اپنی تحقیقات سے آگاہ کریں گے اور بتائیں گے کہ کہاں کہاں خامیاں موجود ہیں اور انہیں کسی طرح درست کیا جاسکتا ہے۔ عورتوں کے جرائم کے متعلق وہ اس بات کا بھی اندازہ لگائیں گے کہ ان میں کیا کیا عدلیاتی سقم موجود ہیں۔ تاکہ ان کو دور کیا جاسکے جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے عورتوں کے پولیس سٹیشن تو الگ کئے ہی جارہے ہیں وہاں پر تمام کارکن خواتین ہوں گی اور اس طرح خواتین کو اپنے معاملات سلجھانے کا بہتر موقع مل سکے گا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایسے مراکز قائم ہونے چاہئیں جہاں خواتین اپنے علم کے فروغ کے لئے کام کرسکیں انہوں نے کہا کہ عورتوں کو ایسے مواقع مہیا کئے جائیں کہ وہ کمپیوٹر کا کام سیکھ سکیں اور بطور سیکرٹری کام کرنے کے قابل ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کو اس بات کی بہت تشویش ہے کہ جیلوں میں عورتوں کی کیفیت ناگفتہ بہ ہے وہاں پر ان سے سلوک کی جو خبریں ملتی رہتی ہیں وہ انتہائی غیر تسلی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۶

بخش ہیں۔ اور اس سلسلے میں جلد از جلد کچھ کیا جانا چاہئے۔ محترمہ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ موجودہ ویمن ڈویژن کے کام سے زیادہ مطمئن نہیں ہیں اس لئے انہوں نے کہا کہ عورتوں کا ایک کمیشن مقرر کیا جانا چاہئے جو یہ معلوم کرے کہ کن تبدیلیوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔

مغربی ممالک سلمان رشدی کی حمایت پر نظر ثانی کریں

ایران کی سرکاری نیوز ایجنسی ارنا نے بدھ کے روز مغربی ممالک کو متنبہ کیا ہے کہ وہ گستاخ رسول سلمان رشدی کی حمایت سے ہاتھ اٹھالیں۔ نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ ایرانی حکام کا خیال ہے کہ اگر رشدی کی حمایت جاری رہی تو مغرب کے متعلق مسلمانوں کی بے اعتمادی مزید بڑھ جائے گی اور دونوں کیمپوں یعنی مغرب اور مشرق میں کش مکش میں اضافہ ہو جائے گا۔ کہا گیا ہے کہ ایک ارب مسلمانوں کی دشمنی کسی طرح بھی مغربی ممالک کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ مغربی ممالک سے کہا گیا ہے کہ وہ اسلام کے متعلق اپنے خیالات پر نظر ثانی کریں تاکہ اس کے دوررس بہتر نتائج حاصل کر سکیں۔ اس دوران سلمان رشدی بدھ کے روز وائٹ ہاؤس میں صدر کلنٹن سے ملا۔ دراصل رشدی وہاں سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر اور نیشنل سیکیوریٹی کے مشیر انتھونی لیک سے ملنے گیا تھا اس وقت کلنٹن بھی وہاں آگئے۔ چنانچہ ان کے ساتھ بھی مختصر سی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ میٹنگ دراصل کرسٹوفر اور لیک کے لئے ایک موقعہ فراہم کرتی تھی کہ وہ آزادی اظہار کی حمایت حاصل کریں۔ خاص طور پر ایک ایسے شخص کے لئے جس کی موت کا فتویٰ ایک حکومت کی طرف سے اس کی تحریروں کے سلسلے میں جاری کیا جا چکا ہے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے سلسلے میں ایران کے مذہبی لیڈر نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ رشدی کو قتل کیا جائے۔ اس فتویٰ کے اجراء سے لے کر اب تک رشدی مختلف جگہوں پر چھپ کر زندگی گزار رہا ہے حال ہی میں وہ دو تین مرتبہ باہر نکلا ہے اور اس نے مختلف ممالک کا دورہ کر کے وہاں کے سربراہوں کو اس بات پر مائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس کے خلاف فتویٰ واپس لیا جائے اور اسے آزاد زندگی بسر کرنے کا حق دیا جائے۔

بقیہ صفحہ ۲

اس کی قدامت میں ہی پنہاں ہے۔ برعکس اس کے۔ امریکنز نے اس کی آواز accent کو مقبول عام اور سادہ بنانے کا انتظام کیا۔ اور اکثر الفاظ کو ان کی آواز کے مطابق لکھنا شروع کر دیا۔ centre کو center کر کے لکھا۔ favour کو favor اور آنر کو honor کر کے۔ اور programme کو program کر کے لکھا۔ اور غیر ضروری me سے نجات حاصل کر لی۔ میرے وہ شاگرد جن کو پروگرام وغیرہ انگریزی زبان میں غلط لکھنے پر سکول کے دنوں میں سرزنش ہوا کرتی تھی۔ مجھے امریکہ میں ملتے تو ازراہ تفنن۔ ان الفاظ کے ہجے پوچھتے۔ اور اس طرح انگریزی (برطانوی) اور امریکن زبان کا دلچسپ موازنہ ہوتا رہتا۔ میں امریکہ پہنچ کر شروع شروع میں تو بعض سائن بورڈ ہی پڑھ کر گھبرا گیا۔ نائٹ کلب کو Nite کر کے لکھا دیکھا تو امریکن دوست سے پوچھا کہ بھئی۔ اس نام کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ کالے اور گورے امریکنز کا تلفظ بھی بالعموم مختلف ہوتا ہے۔ سفید امریکنز نسبتاً" آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر بولتے ہیں۔ لیکن کالے امریکنز فرنٹیئر میل کی طرح "نان سٹاپ" انداز میں۔ بلند اور تیز گفتگو کرنے کے عادی ہیں۔

سروس کلب چیتا کے چھ نئے ڈیزائن اسکے علاوہ
جوگر باٹا۔ نارتھ سٹار۔ الاسکا۔ اسٹار لائٹ
شاہین اور مردانہ، زنانہ اور بچگانہ ورائٹی کیلئے
ماڈرن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں
فون: ۲۱۲۲۱۱

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر
RJ
الرّحیم
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ / شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ / پروپرائیٹر حنیف احمد کامران
فون: ۶۴۹ - ۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۳۰-نومبر- صبح سے بادل چھائے ہوئے ہیں- سردی قدرے بڑھی ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۳ درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی ترجمان نے ایک اردو اخبار کے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ **پریسلر** ترمیم نہ معطل ہوگی اور نہ منسوخ- غیر ملکی امداد کے متعلق نیا مسودہ قانون منظور ہو جانے کے باوجود پاکستان کے خلاف پابندیاں قائم رہیں گی- جنوبی ایشیا میں ایٹمی پالیسی کے حصول تک امریکی پالیسی جاری رہے گی- کشمیر کا مسئلہ حل ہو جانے کی صورت میں ایٹمی عدم پھیلاؤ کے لئے موثر ماحول پیدا ہو سکتا ہے- پاک بھارت مذاکرات میں امریکہ فریق نہیں ہوگا- آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر دونوں متنازعہ علاقے ہیں-

○ حکومت کو امریکی امداد جلد بحال ہونے کا اشارہ مل گیا ہے اس سلسلے میں بھارتی دباؤ روکنے کے لئے حکومت نے عالمی سطح پر سفارتی کوششیں شروع کر دی ہیں اس سلسلے میں عالمی سطح پر روابط قائم کئے گئے ہیں-

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ ضمنی انتخابات میں فوج کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہے- عام انتخابات فوج کے ساتھ جس پیکج کی نگرانی میں کرائے گئے تھے وہ ختم ہو چکا ہے- تاہم جہاں بھی امن عامہ کے لئے فوج کی ضرورت پڑی اسے طلب کیا جا سکے گا- انہوں نے بتایا کہ عام انتخابات کے بہت سے امیدواروں نے ابھی تک انتخابی اخراجات کے گوشوارے جمع نہیں کرائے ان کی اسمبلی کی رکنیت منسوخ ہو سکتی ہے-

○ مسلم لیگ کی مرکزی پارلیمانی پارٹی نے حکمران جماعت کی طرف سے اپوزیشن کے طلب کردہ اجلاس کو ہلڑ بازی اور کورم توڑ کر اجلاس بلا جواز ملتوی کرنے کی کارروائی کی مذمت کی ہے اور اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے کہ سپیکر کی ملی بھگت سے اپوزیشن کو اس کا جمہوری کردار ادا کرنے سے روکا جا رہا ہے- جس میں وزیر اعظم بھی شریک ہیں-

○ صدر مملکت مسٹر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سیاسی عدم استحکام سے کوئی حکومت نہیں چل سکتی- ملک کا دفاع بھی نہیں ہو سکتا- انہوں نے کہا کہ اب عوام کو بنیادی سہولتوں کی بھیک نہیں مانگنا پڑے گی- عوام کے تعاون سے ان کی بہبود اور خوشحالی کا نیا دور شروع ہو گیا ہے- نئی صبح طلوع ہو رہی ہے اب ناممکن بات ممکن ہو جائے گی- یہ باتیں انہوں نے اپنے آبائی قصبے ڈی جی خان میں خطاب کرتے ہوئے کہیں-

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ وٹو نے عہدے کے لئے اپنے محسن سے غداری کی- بے نظیر وٹو کی بھی استاد ہیں- انہوں نے الزام لگایا کہ محترمہ ایٹمی پروگرام کے بارے میں عوام کو لاعلم رکھنا چاہتی ہیں- کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دے کر حکومت نے ان کے ضمیر خریدنے کی کوشش کی ہے-

○ اپوزیشن نے وزیر اعظم سے مذاکرات کا فیصلہ ضمنی انتخابات کے بعد تک موخر کر دیا ہے-

○ سوپور (مقبوضہ کشمیر) کے واقعات کے پیش نظر وزیر اعظم اگلے ماہ بھارت نہیں جائیں گی- پاک بھارت خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات بھی کھٹائی میں پڑتے نظر آ رہے ہیں- وائس آف امریکہ نے یہ تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتخابات ہو بھی گئے تو ان کے نتیجہ خیز ہونے کا امکان نہیں ہے-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز لیگ آخری ہچکیاں لے رہی ہے- دو دسمبر کو اس کی سیاست دم توڑ جائے گی-

○ سیاچن کا مسئلہ حل کرنے کے لئے دفاع کے سیکرٹریوں کی سطح پر مذاکرات ہوں گے- مذاکرات کا عمل بحال کرنے کے لئے سفارتی کوششیں شروع کر دی گئی ہیں-

○ سندھ کے تمام آئل فیلڈز کو حساس علاقے قرار دے دیا گیا ہے- ۵۰- کلومیٹر کے علاقے میں کوئی غیر متعلقہ شخص داخل نہیں ہو سکے گا-

○ سپریم کورٹ نے حکومت کو ۸- دسمبر تک کی مہلت دی ہے کہ وہ ییلو کیب کے متاثرین کے ساتھ مل کر مسئلہ حل کرے فاضل عدالت نے کہا ہے کہ وہ مزید وقت نہیں دیں گے- ڈپٹی اٹارنی جنرل نے کہا کہ وہ کوئی معین تاریخ نہیں بتا سکتے تاہم حکومت کو متاثرین کی تکالیف کا احساس ہے-

○ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ نواز شریف بے نظیر سے ملاقات نہیں کریں گے- پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں غوث علی شاہ، اعجاز الحق، چوہدری شجاعت، شیخ رشید اور چوہدری نثار نے مشورہ دیا کہ اپوزیشن نے ہمارے دور میں ہم سے تعاون نہیں کیا تھا اب ہم نہیں کریں گے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل آزادی ہے- نئے نظریات سے پیچیدگیاں پیدا ہونگی-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں امید ہے کہ ہم اپنی مدت پوری کریں گے اور آٹھ سال میں اپنی مدت پوری کرنے والی یہ پہلی حکومت ہوگی انہوں نے کہا کہ فوج نے منتخب حکومت کی حمایت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے-

○ کئی ہزار مجاہدین نے سوپور کے بیس کیمپ پر بھارتی فوج پر ہلہ بول دیا- اور متعدد مراکز پر پے در پے حملے کئے جس سے ۹۵ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے- صورت حال کی نزاکت کا احساس کر کے بھارتی فوج سوپور سے پسپا ہو گئی- مجاہدین نے کہا ہے کہ بھارتی فوجی آپریشن کی تباہی سے پتہ چل گیا ہے کہ اب مجاہدین طویل جنگ کے لئے تیار ہیں-

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بار عایت
بہتر تشخیص ——— مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴

ہر قسم کے فریج - ڈیپ فریزر - ائر کنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں-
نیشنل الیکٹرونکس
جہانگیر ہال بلڈنگ ۱- لنک میکلوڈ روڈ- لاہور
فون: ۷۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبد الحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
● ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد ڈیلر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون: ۹۰۶
● ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ۱/۲ گلی ۳۲ اسلام آباد
● ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ
● ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی فون: ۵۴۸۱۷۹ PP
● ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی
حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۰۵۶۴ PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس
جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS-250/-
--- عورتوں کیلئے کورس ---
STERILITY COURSE بانجھ پن کورس RS 130/-
ATHRA COURSE اٹھراء کورس RS 125/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون ۶۰۶ - ۷۷۱

زچگی سے متعلق پیش آمدہ پیچیدہ مراحل میں (سوائے ڈیفارمٹی) بفضلہ تعالیٰ ہومیوپیتھی کی سالہاسال سے آزمودہ
معاون دایہ ادویات
سے استفادہ فرمائیں- لٹریچر فری
نذیر ہومیو سنٹر دارالعلوم شرقی ساہیوال روڈ ربوہ فون ۲۱۱۵۹۷

پتہ

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکلوانا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوائیے
دانت درد کا فوری علاج
۳۵ سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانتوں کے کروان لگوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون: 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
مسوڑھوں کا آنا پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج
فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں